104638 ـ انسان كى ابتدا ميں محرم مرد و عورت كا ايك دوسرے كے ساتھ نكاح

سوال

جب سارے انسان آدم عليہ السلام كى نسل ميں سے ہيں تو اس كا معنى يہ ہوا كہ ابتدا ميں محرم مرد و عورت كا آپس ميں نكاح جائز تھا، تو پھر يہ حرام كب كيا گيا ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

ابتدا ميں ضرورت كا يہ تقاضا تھا كہ آدم عليہ السلام كى اولاد كا آپس ميں نكاح كيا جائے تا كہ نسل باقى رہے اور آگے چلے اور زمين ميں آبادى ہو.

بعض آثار ميں ملتا ہے كہ آدم عليہ السلام كے ہاں جب بھى بچہ پيدا ہوتا تو اس كے ساتھ ايك بچى بھى پيدا ہوتى، تو اس طرح يہ بچى پہلے سے پيدا شده بچے كے ساتھ شادى كرتى، اور دوسرے حمل سے پيدا ہونے والى بچى پہلے حمل سے پيدا ہونے والے بچے كے ساتھ شادى كرتى، اور ايك دفعہ اكٹھے پيدا ہونے والے بچے اور بچى كے ليے آپس ميں نكاح كرنا حرام تھا.

اس سلسلہ ميں جو آثار وارد ہيں وہ ابن جرير طبرى رحمہ اللہ نے ابن عباس اور ابن مسعود رضى اللہ عنہم سے روايت كيے ہيں.

ديكھيں: تفسير طبرى (10 / 205 ـ 207).

پھر ہم نہ تو قرآن مجيد ميں اور نہ ہى سنت نبويہ ميں تاريخى طور پر ان مراحل كو نہيں پاتے جن ميں محارم كے شادى كے احكام بيان كيے گئے ہوں، اور نہ ہى محرم كا درجہ قرابت بھى نہيں ملتا جس سےمحرميت واجب ہوتى ہو.

ليكن ہميں قرآن مجيد ميں جو ملتا ہے وہ يہ ہے كہ محرم مرد و عورت كے مابين شادى كرنا حرام ہے، اور وسيع درجہ پر يہ ہے كہ يہ شادى كى حرمت بھتيجى اور بھانجى اور والد كى بيوى پر مشتمل ہے بلكہ يہ تو رضاعت كے باعث بھى حرمت پر مشتمل ہے اسى كے متعلق اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

] حرام كى گئيں ہيں تم پر تمہارى مائيں اور تمہارى بيٹياں اور تمہارى بہنيں، اور تمہارى پھوپھياں، اور تمہارى خالائيں اور بھائى كى بيٹياں اور بہن كى بيٹياں اور تمہارى وہ مائيں جنہوں نے تمہيں دودھ پلايا ہے اور تمہارى دودھ شريك

بہنیں اور تمہاری ساس اور تمہاری پرورش میں موجود لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں تمہاری ان بیویوں سے جن سے تم دخول کر چکے ہو، ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہ کیا ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ا ور تمہارے صلبی سگے بیٹوں کی بیویاں اور تمہارا دو بہنوں کو ایك ہی نکاح میں جمع کرنا، ہاں جوگزر چکا سو گزر چکا، یقینا اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے [النساء (23).

اور جو کوئی شخص بھی محرم مرد عورت کی شادی کے احکام کے مراحل کی تاریخ کے بارہ میں غور و خوض کرتا ہے اور اس کی تفصیل جاننے کی کوشش کرتا ہے تو اس نے ایسے امور میں غور خوض کرنے کی کوشش کی جو حوادث تاریخ اور رسولوں کی شرائع میں مظنون امور ہیں، اور ان میں اکثر طور پر اہل کتاب سے منقول شدہ روایات پر اعتماد کیا جاتا ہے - جیسا کہ کسی پر مخفی نہیں - یہ روایات خطا و غلطی اور اوہام اور زیادتی و نقصان پر مشتمل ہیں اور اس کا گمان ہے، جسے بعض مؤرخین آدم علیہ السلام کے قصہ میں نقل کرتے ہیں جیسا کہ بعض مفسرین نے درج ذیل آیت کی تفسیر میں بھی ذکر کیا ہے:

فرمان باری تعالی ہے:

] اور آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کا کھرا کھر حال بھی انہیں سنا دو، ان دونوں نے ایك نذرانہ پیش کیا ان میں سے ایك نذر تو قبول کر لی گئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی تو وہ کہنے لگا کہ میں تجھ کو قتل کر دونگا، اس نے کہا اللہ تعالی تقوی والوں کا ہی عمل قبول کرتا ہے [المآئدۃ (27).

اور اسی طرح بعض معاصر لوگ اسے تورات اور انجیل سے تلاش کرتے پھرتے ہیں جو آج کل تحریف شدہ ہی ملتی ہیں اور اپنی اصلی حالت میں ان کی کوئی کتاب باقی نہیں رہی، اور بعض اسے پچھلی قوموں کی تاریخی کتب سے تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں.

اور پھر سابقہ شریعتوں میں محرم مرد و عورت کے نکاح کی حرمت کے وقت کی معرفت کا ہمیں کوئی فائدہ بھی نہیں کیونکہ اگر اس کا کوئی فائدہ ہوتا تو اللہ سبحانہ و تعالی اس کا ذکر کر دیتا، یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی اس کا ذکر کر دیتے جنہوں نے کوئی فائدہ مند چیز ذکر کیے بغیر نہیں چھوڑی، ہمارے لیے جو ممد و معاون ہے وہ یہ کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے ہمارے لیے اپنی کتاب عزیز میں محرم عورتوں سے نکاح قطعی طور پر حرام کیا ہے، اور اس پر سنت نبویہ اور اجماع امت بھی دلالت کرتا ہے.

واللہ اعلم.